Notification No.589/2025

Notification Date: 25/11/2025

Name of Scholar: Naseem Afjal

Name of Supervisor: Prof. Shahzad Anjum

Dept. of Urdu, Faculty of Humanities and Languages, JMI, New Delhi

Topic: Anjum Usmani: Hayat aur Adabi Khidmaat

Findings of the Study/ تحقیقی دریافت

اس تحقیقی مقالے میں یہ دریافت کیا گیا ہے کہ آزادی کے بعد پیدا ہونے والے افسانہ نگاروں میں انجم عثمانی کا نام بہت اہمیت کا حامل ہے۔ بیسویں صدی کے ساتویں اور آٹھویں دہائی میں اپنی تخلیقی زندگی کا آغاز کرنے والے قلم کاروں میں انجم عثمانی نے اپنا نام اور مقام قائم رکھا ہے۔ ان کے افسانوں میں جدیدیت کے اثرات بھی نظر آتے ہیں۔ ان کے افسانوں میں علامتیں اوراستعارے ہیں تو تجریدیت اور وجودیت کا احساس بھی ہے۔ لیکن انجم عثمانی کا کمال یہ ہے کہ ان رجحانات کے زیرِ اثر افسانے لکھنے کے باوجود انھوں نے کہانی سے کہانی پن کو غائب نہیں ہونے دیااور اسے اپنی گرفت میں رکھا ہے۔ انجم عثمانی کے یہاں موضوعات کا تنوع ہے۔ ان کا محبوب ترین موضوع بلکہ جس سے ان کے افسانوں کی الگ شناخت ہے، مشرقی تہذیب وثقافت سے محبت اور ان کا تحفظ ہے۔ ان کے افسانوں میں گاؤں کو قصبے اور قصبے کو شہر بنتے دیکھنے کا درد ہے۔ ان کے دل میں گاؤں اور قصبوں کے تیزی سے بدلتے

ہوئے رجحانات اور لوگوں کے ذہنوں سے ختم ہوتی اپنی تہذیب وثقافت، قدیم حویلیاں اوران کی بوسیدہ دیواروں کا درد ہے۔ ہمیں بزرگوں کے جذبات اوران کے تجربات ومشاہدات کی قدر کرنی چاہیے، ان سے سیکھنا چاہیے لیکن اس تیز بھاگتی دنیا میں ہم نے انھیں صرف کنارے ہی نہیں کیا بلکہ انھیں بے کاراور غیر ضروری تصور کر رہے ہیں۔ انجم عثمانی نے ان موضوعات پر بھی افسانے تخلیق کیے۔ انھوں نے ان موضوعات سے ہٹ کر بھی افسانے لکھے۔ انہوں نے رومانی افسانے بھی لکھے لیکن پاک جذبات اور نیک ارادے سے بھرے ہوئے۔ رشتوں میں آنے والی تلخی اور اپنائیت کے احساس میں کمی کو بھی موضوع بنایا ہے۔ انجم عثمانی ایلیٹ کلاس کی خامیوں کو بھی اپنے افسانوں میں پیش کیا ہے۔ بوسیدہ حویلیاں، گاؤں، کھیت کھلیان، کسان بھی نظر آتے ہیں۔ موجودہ دور میں ہر کسی کو شک وشبہ کی نظر سے دیکھنے کا رواج بن گیا ہے۔ افواہوں کی وجہ سے ناحق معصوموں کی جانیں جارہی ہیں، انہیں برسوں تک جیلوں میں قید رکھا جارہا ہے۔ انجم عثمانی کے بعض افسانوں میں کلرک کا ذکر ملتا ہے۔ دفتر کی بھاگ دوڑ اور فائل سے لدی ہوئی زندگی دیکھنے کو ملتی ہے۔ انجم عثمانی نے انھیں اپنے مختلف افسانوں میں فائلوں کے اندر الجھے ہوئے دکھایا ہے۔ شہروں کی سحریت میں گم ہوتی زندگیاں، بھاگ دوڑ بھری زندگی میں پیچھے چھوٹتے رشتے اور رشتوں سے ختم ہوتا اپنائیت کا احساس غرض یہ کہ سب کچھ انھوں نے اپنے افسانے میں پیش کیا ہے۔ انجم عثمانی کسی خاص فکر یا رجحان کے افسانہ نگار نہیں ہیں بلکہ ان کے افسانوں میں مختلف موضوعات نظر آتے ہیں۔ ان کے افسانوں میں دورِ حاضر کے وہ تمام مسائل نظر آتے ہیں جنھیں موضوع بناکر افسانے تخلیق کیے گیے ہیں۔ لیکن انھوں نے عصری مسائل کے ساتھ ساتھ کچھ ایسے موضوعات پر بھی افسانے لکھے جو انھیں اس دور کے دوسرے افسانہ نگاروں سے ممتاز کرتا ہے۔

اس مطالعے سے انجم عثمانی کا اصل نام دلیل الرحمٰن ثابت ہوتا ہے اور کنیت عثمانی۔ ان کے والد کا نام قاری جلیل الرحمٰن عثمانی اور والدہ کا نام رضیہ سلطانہ تھا۔ انجم عثمانی کی تاریخِ پیدائش کے سلسلے میں کچھ اختلاف ہے۔ ان کے تمام اسانید پر تاریخ پیدائش 18 اکتوبر 1952 درج ہے جبکہ ان کے والد صاحب کی ڈائری اور ان کی آخری آرام گاہ کے کتبے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی اصل تاریخ پیدائش 21 جنوری 1947 ہے۔

اس تحقیق کی ایک اہم دریافت یہ بھی ہے کہ انجم عثمانی نے افسانوں کے ساتھ ساتھ مختلف اصناف میں بھی طبع آزمائی کی ہیں۔ان کے کل چار افسانوی مجموعے منظر عام پر آچکے ہیں۔"شب آشنا"1977 میں،"سفر در سفر" 1984 میں، "ٹھہرے ہوئے لوگ" 1995 میں اور "کہیں کچھ کھو گیا ہے" 2011 میں شائع ہوا۔ انشائیوں کا مجموعہ "شگفتگی کی تلاش میں"2015 میں شائع ہوا۔ انجم عثمانی کی کتاب "ٹیلی ویژن نشریات: تاریخ، تحریر، تکنیک"1994 میں شائع ہوئی۔ ٹیلی ویژن سے متعلق ان کی دوسری کتاب 2022 میں "پرنٹ میڈیا اور برقی میڈیا: تعارف، تاریخ اور اصول" کے عنوان سے منظر عام پر آئی۔انجم عثمانی نے ترجمے بھی کیے ہیں۔ یوگوسلاویہ کے ناول نگار اووآندرچ(Ivo Andric)کاناول"The Bridge on Drina"کاترجمہ "درینا ندی کاپُل" کے نام سے کیا۔ یہ ناول1998 میں ساہتیہ اکادمی سے شائع ہوا۔انجم عثمانی نے جی ڈی چندن(گوربچن چندن)کی کہانیوں کو"چندن کی کہانیاں" کے عنوان سے ترتیب دیاہے۔ یہ کتاب غالب اکیڈمی سے 2017 میں شائع ہوئی۔

اس مقالے کی ایک اہم دریافت یہ بھی ہے کہ انجم عثمانی نے ٹیلی ویژن میں بھی خوب نام کیا۔انھوں نے"بزم"نام سے ٹیلی ویژن پر ایک اردوپروگرام شروع کیا۔یہ پروگراہفتہ واری تھا۔ انجم عثمانی کے پروگرام 'بزم'میں مشاعرے، علمی گفتگو، کتابوں پر تبصرے،شاعراور فکشن نگارسے تعارفی گفتگو،ناقدین سے موجودہ ادبی صورت حال پر تبادلۂ خیال، کسی خاص ادبی موضوع پر گفتگو وغیرہ ہوا کرتی تھی۔ انجم عثمانی ان موضوعات کا انتخاب بہت سوچ سمجھ کر کرتے تھے۔

مجموعی طوراس تحقیق میں یہ دریافت ہوا کہ انجم عثمانی نے اپنی تمام تحریروں میں حق گوئی سے کام لیا ہے اور کسی کی پیروی نہ کرتے ہوئے اپناالگ راستہ بنایااور تازندگی اسی پر چلتے رہے۔